تعارف وتبصرہ

تعلیماتِ قرآن

اشہد رفیق ندوی

ناشر: اکیڈمی آف ساؤتھ ایشین اسٹڈیز، علی گڑھ، ۲۰۰۸ء، ص: ۳۰۴، قیمت -/۱۶۰ روپے

اقرا انٹرنیشنل ایجوکیشن فاؤنڈیشن شکاگو نے اپنے ایکزیکیٹیو ڈائرکٹر ڈاکٹر عابداللہ غازی کی سربراہی میں جدید انداز میں عالمی معیار کے مطابق نصابیات سازی کی قابل قدر خدمت انجام دی ہے۔ یہ نصابی سیریز اصلاً دیارمغرب میں پرورش پانے والی نوخیز مسلمان نسل کی صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق ذہنی، فکری اور اخلاقی تربیت کے لیے تیار کی گئی ہے۔ متعدد ملکوں میں اس کی پذیرائی ہوئی ہے اور بہت سے اداروں نے اسے اپنے یہاں داخل نصاب کیا ہے۔ فاؤنڈیشن نے حکومت سنگاپور کی درخواست پر وہاں کے دینی مدارس کی جدید کاری کا کام اپنے ذمہ لیا اور پرائمری سے عالمیت کی سطح تک نصابی خاکہ، نصاب تعلیم، نصابی کتابیں، ان کے مطابق مشقی کتابیں اور رہنمائے معلّمین تیار کرائیں۔ زیرنظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک زرّیں کڑی ہے۔

یہ کتاب ثانوی درجات کے طلبہ کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس کا مقصد نوجوان نسل کو قرآن مجید کی تعلیمات سے روشناس کرانا ہے۔ نصابی ضرورت اور تقاضوں کے پیش نظر اس میں صرف وہ تعلیمات بیان کی گئی ہیں جن کی عام طلبہ اور نوجوانوں کو زندگی کے مختلف میدانوں میں قدم قدم پر ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ بنیادی طور پر یہ کتاب تین مباحث پر مشتمل ہے: عقائد، عبادات اور اخلاقیات۔ عقائد میں توحید (اللہ اور اس کے فرشتوں پر ایمان) رسالت (پیغمبروں اور آسمانی کتابوں پر ایمان) اور آخرت (قیامت، حشر، جنت وجہنم) کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ عبادات میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے علاوہ جہاد فی سبیل اللہ پر بھی بحث کی گئی ہے۔ اخلاقیات کے ضمن میں حقوق العباد، اخلاق حسنہ اور بری عادات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایک باب تزکیۂ نفس اور دعوت الی اللہ پر بھی ہے۔

فاضل مصنف دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے علاوہ مدرسۃ الاصلاح اعظم گڑھ

کے بھی فیض یافتہ ہیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے لکھؤ یونی ورسٹی سے ایم اے (عربی) اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ایم فل کیا ہے اور گزشتہ ۱۷ سال سے سینئر سیکنڈری اسکول مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ میں عربی کے استاد ہیں۔ اقرا فاؤنڈیشن کے تحت وہ انسائیکلوپیڈیا آف قرآن اور انسائیکلو پیڈیا آف عقائد اینڈ فقہ بھی مرتب کرچکے ہیں، جو ابھی منتظرِ اشاعت ہیں۔

زیرنظر کتاب میں قرآنی تعلیمات بڑے سلیقہ اور حسن ترتیب کے ساتھ عام فہم اسلوب میں بیان کی گئی ہیں اور قرآنی آیات کے ذریعے ان کو مدلّل کیا گیا ہے۔ آیات نقل کرنے میں مصحف کا طرز کتابت اختیار کیا جاتا اور اعراب لگانے کا اہتمام کیا جاتا تو زیادہ بہتر تھا۔ قرآنی تعلیمات کی توضیح وتشریح میں احادیثِ نبوی سے بھی استفادہ کیا گیا ہے اور جابجا ان کے حوالے دیے گئے ہیں، اگرچہ بہت سے مقامات پر احادیث بلاحوالہ درج ہیں۔ بعض احادیث کو عام اقوال کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ مثلاً **یداللہ علی الجماعۃ** (ص ۲۱۵) جب کہ یہ حدیث رسول ہے اور ترمذی (۲۱۶۷) اور نسائی (۴۰۲۵) میں اس کی تخریج کی گئی ہے۔ بعض احادیث کے سلسلے میں ضبط الفاظ میں کوتاہی نظر آتی ہے۔ مثلاً ص ۲۳ پر یہ حدیث درج کی گئی ہے: **تعاھدوا القرآن فوالذی نفسی بیدہ لھو اشدّ تعاھداً من الابل فی عقلھا** اور بخاری کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جب کہ بخاری (۵۰۳۳) میں **تعاھداً** کے بجائے **تفصّیاً** کا لفظ ہے۔ یہ حدیث مسلم میں بھی ہے۔ اس میں ایک روایت (۱۸۴۲) میں **تفصّیاً** اور دوسری روایت (۱۸۴۴) میں **تفلّتاً** کا لفظ ہے۔ آخر میں کتابیات ہے، مگر وہ بڑی ناقص ہے، اس لیے کہ بہت سی کتابوں کے حوالے اندرون کتاب آئے ہیں، مگر کتابیات میں ان کا ذکر نہیں ہے۔

کتاب کے بعض مشتملات پر نظر ثانی اور تصحیح کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ مثلاً سورۂ اخلاص کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ ''حدیث میں اسے نصف قرآن کہا گیا ہے'' اور حوالہ ترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص کا دیا گیا ہے (ص ۵۳)، جب کہ ترمذی کے مذکورہ مقام پر جتنی روایتیں ہیں سب میں سورۂ